السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی کی شادی دوریال مہر کے عوض کردے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مہر وہ عوض ہے جو نکاح میں مقرر کیا جاتا ہے اور سنت وہ مہر ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو دیا تھا اور وہ پانچ سو درہم تھا۔ لیکن اگر اس سے زیادہ یا کم بھی دیا جائے تو کوئی حرج نہیں اور ہر وہ چیز جو بطور قیمت یا بطور اجرت صحیح ہو وہ بطور مہر بھی صحیح ہوگی خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوعاً حدیث ہے کہ :

"لوأن رجلاأعطى امرأة صداقا ملءيديه طعاما كانت له حلالا"

"اگر آدمی عورت کو بطور مہر ہاتھ بھر کر غلہ دے دے تو وہ اس کے لیے حلال ہوجائے گی۔"

اورعامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنوفزارہ قبیلے کی ایک عورت نے دو جوتیوں کے عوض شادی کرلی تھی۔ (ضعیف اروالغلیل (1926) ضعیف ترمذی، ترمذی (1113) کتاب النکاح باب ماجاء فی مھورالنساء المشکاۃ (3206) (شیخ محمد آل شیخ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص254

محدث فتویٰ